سوال

(284) خاوند کا اپنی بیوی کی بیماری کے اخراجات حق مہر سے پورے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ ایک عورت فوت ہوگئی اس کے پسماندگان میں سے خاوند والد والدہ اور ایک بھائی اور دو بہنیں زندہ ہیں اس کا ترکہ (حق مہر اور جہیز وغیرہ) کیسے تقسیم ہوگا نیز کیا خاوند کو یہ حق ہے کہ متوفیہ کی بیماری پر اٹھنے والے اخراجات اپنی بیوی کے حق مہر اور سامان جہیز سے پورے کرے یا اس کا علاج معالجہ اس کے ذمے ہے اس کے علاوہ متوفیہ کی شادی وٹہ سٹہ کی بنیاد پر ہوئی تھی اس کی وفات کے بعد دوسری لڑکی والوں سے طلاق کا مطالبہ کر دیا ہے جبکہ خاوند اسے آباد کرنا اور اسے بسانا چاہتا ہے کیا ایسا مطالبہ کرنا شرعاً صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو کیا حق مہر اور سامان جہیز وغیرہ واپس لینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فوت ہونے والی عورت کا ترکہ (حق مہر اور سامان جہیز وغیرہ) بایں طور تقسیم کیا جائے گا کہ خاوند کو نصف والدہ کو چھٹا حصہ اور باقی والد کو ملے گا جب کہ اس کے بہن بھائی محروم ہیں کیونکہ والدہ موجود ہے دلائل یہ ہیں: (الف) قرآن میں ہے: "کہ جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں نصف حصہ تمہارا ہے (4/النساء: 12)

(ب) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر اولاد نہ ہو اور والدین اس کے وارث ہوں تو والدہ کے لیے ایک تہائی اور اگر میت کے بہن بھائی ہوں تو والدہ کو چھٹا حصہ ملتا ہے (4/النساء: 11)

(ج) باپ محض عصبہ ہے لہذا مقررہ حصہ لینے والوں سے جو مال بچے اس کا حقدار باپ ہے۔ (د) والد کی موجودگی میں بہن بھائی بحیثیت عصبہ محروم ہوتے ہیں کیونکہ باپ کا تعلق زیادہ قوی اور قریب ہے جائیداد کے کل چھ حصے کر لیے جائیں ان سے تین خاوند کو ایک والدہ کو باقی دو والد کو دے دیئے جائیں خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ دستور کے مطابق اپنی بیوی کے کھانے پینے لباس اور رہائش و دیگر ضرورت زندگی کا بندوبست کرے ارشاد باری تعالیٰ ہے: "دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا۔ (2/البقرہ: 233)

نیز اللہ تعالیٰ نے جو مردوں کو عورتوں پر برتری عنائت فرمائی ہے اس کی ایک وجہ بایں الفاظ بیان کی "کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ (4/النساء: 34)

نیز حدیث میں ہے: "کہ خاوند جو خود کھاتا ہے اس سے بیوی کو کھلائے اور جو پہنتا ہے اس سے اپنی رفقیہ حیات کو پہنائے (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ: 5/73)

لہذا خاوند کو عورت کے ترکہ سے اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی شرعاً اجازت نہیں ہے .بیماری پر اٹھنے والے اخراجات کا وہ خود ذمہ دار اسلام میں وٹہ سٹہ ناجائز ہے جہالت کی وجہ سے اگر ایسا ہوچکا ہے اوراولاد وغیرہ بھی اللہ نے دے رکھی ہے تو نکاح کو برقرار رکھنے کی علما نے گنجائش رکھی ہے لیکن اگر اتفاق سے ایک لڑکی فوت ہوگئی ہے تو دوسری لڑکی والو ں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی بیٹی کا گھر اجاڑنے کےلیے طلاق کا مطالبہ کریں اگر لڑکی از خود نہیں رہنا چاہتی تو اسے خلع لینے کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں حق مہر سے دستبردار ہونا پڑے گا نیز خلع بھی بذریعہ عدالت ہوگا سامان جہیز لڑکی کا ہے وہ اس کی واپسی کا مطالبہ کرسکتی ہے البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ باہمی اتفاق سے جہیز کی جو چیز یں استعمال ہوچکی ہیں ان کی واپسی کا مطالبہ شرعاً واخلاقاً درست نہیں ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:308